اپنے رعایا کا ذمہ دار ہے، اس سے اپنی مسئولیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور آدمی اپنے گھرانے کا ذمہ دار ہے، اس سے اپنی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور بیوی خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے، اس سے اپنی مسئولیت کے بارے میں سوال ہوگا۔'' علاوہ ازیں تربیت کے عمل سے فرد، خاندان اور معاشرہ کو بہت سے فوائد حاصل ہوتے۔

فرد کے لیے تربیت کی اہمیت

فرد کی اہمیت صحیح تربیت فرض کی تعمیل، عبادت، راحت اور دنیا وآخرت میں عزت کا باعث ہے۔ تربیت سے ایک فرد کو درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

❁ **اطاعت الٰہی:** تربیت کے ذریعے ایک فرد اللہ کے اوامر پر عمل پیرا ہوتا ہے اور ممنوعہ امور سے بچتا ہے۔

❁ **نفسی سکون:** اسلامی عقیدہ کی بنیاد پر تربیت پانے والے کو ایسا نفسیاتی سکون میسر آتا ہے، جو کسی اور کو نہیں ملتا؛ کیونکہ اس کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ ہر مصیبت اللہ کی قضاء وقدر سے پہنچتی ہے۔ اور اس بات پر بھی کامل ایمان ہوتا ہے کہ محبوب کبھی ناپسندیدہ امور کے ذریعے بھی آزماتا ہے۔ ﴿عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ [البقرة:٢١٦] ''ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بری جانو اور دراصل وہی تمہارے لیے بھلی ہو۔''

جب کسی کو ان باتوں پر غیر متزلزل ایمان حاصل ہوتا ہے، تو کسی مصیبت اور تکلیف کے وقت نہیں گھبراتا؛ بلکہ صبر سے کام لیتا ہے۔ اس طرح یہ اس کے لیے نفسیاتی سکون کا باعث بنتا ہے۔

❁ **سماج کی محبت:** ایک فرد جس کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت ہوتی ہے، معاشرہ اس سے محبت کرتا ہے۔ اسے عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے؛ کیونکہ ایسا فرد اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ امور بجا لاتا ہے۔ برے کاموں سے بچتا ہے اور ہمیشہ شرف ومنزلت والے کام کرتا ہے۔ اس قسم کے افراد سے یقیناً معاشرہ کے سارے افراد محبت کرتے ہیں اور اس کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، کیونکہ انسان فطری طور پر برے کام سے نفرت کرتا اور اچھے کام کو پسند کرتا ہے۔ (جاری ہے)

الإسلام يعلو ولا يعلىٰ

سیکولرازم کے تابوت میں آخری کیل

ڈاکٹر ساجد خاکوانی انتخاب: ابوعبداللہ

کمال اتاترک نے مسلمانوں کی خلافت کے مرکز میں جس کفریہ نظریے ''سیکولرازم'' کا بیج بویا تھا، آج تاریخ کا طالب علم اس نظریے کے زوال اور پھر اختتام کا بنظر غائر مشاہدہ کر رہا ہے۔ ترکی کے مسلمانوں نے خاص طور پر اور کل امت مسلمہ نے عام طور پر سیکولر اور لبرل ازم سے عام برأت کا اعلان کیا ہوا ہے۔ لبرل ازم ''منافقت'' کا ماڈرن نام ہے۔ سقوط غرناطہ کے بعد سے خلافت عثمانیہ کے انجام تک سیکولرازم نے مختلف بھیس بدل کر انسانیت کا خون نچوڑا اور ظلم وتعدی کا بازار گرم کیے رکھا۔ سوشلزم، کیمونزم، فاشزم، نیشنل ازم، لبرل ازم، ایتھیسٹس اور ھیومن ازم کے مختلف ناموں پر میدان سیاست میں جمہوریت اور نظم معیشت میں سرمایہ دارانہ اور سودی لعنت مسلط کر کے اس سیکولرازم نے انسانوں کا جس طرح استحصال کیے رکھا، شاید اس کذب ونفاق کی مثال گزشتہ انسانی تاریخ میں عنقا ہو۔

خلافت عثمانیہ کی بچی کھچی ساکھ تک انسانیت کی بچت کسی حد تک ممکن رہی؛ لیکن خلافت کے اختتام کے ساتھ ہی انسانیت پر مسلط کی جانے والی دو عظیم جنگوں میں سیکولرازم نے انسانیت کا بھرکس ہی نکال دیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اب تک ظلم کی ایک چکی ہے، جس میں بڑی اور چھوٹی قوموں کے افراد پستے ہی چلے جا رہے ہیں۔ اور کل انسانیت آج سائنس وٹیکنالوجی کی زبردست ترقی کے باوجود بلا مبالغہ چھٹی صدی عیسوی کے تنگ وتاریک دورِ انسانیت کا مشاہدہ کیے جا رہی ہے۔

ترکی کے عوام نے موجودہ صدی کے آغاز سے ہی اپنے گوہر گم گشتہ کو دوبارہ پانا شروع کر دیا، اور سیکولرازم کو بالاجماع مسترد کر کے وادی طیبہ مقدسہ کے شجر سایہ دار کی آغوش میں براجمان ہوئے۔ وقت کے سیکولر طاغوت کو ترک قوم کی یہ بیداری راس نہ آئی اور سازشوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔

2011ء میں ایک فوجی بغاوت اپنے انجام کو پہنچی اور طویل مقدمات کے بعد بہت سی اعلیٰ فوجی قیادت سے استعفیٰ لے کر گھروں میں بھیج دیا گیا۔ اور ترکی کی منتخب اسلامی حکومت کو اللہ تعالیٰ نے سازشوں سے محفوظ رکھا۔

15 جولائی 2016ء کو ترکی میں بچے کھچے سیکولر فوجی ایک بار پھر منتخب اسلامی حکومت کے خلاف آمادۂ بغاوت ہوئے اور جمعہ کی شام 7:30 بجے اپنی کارروائیوں کا آغاز کر دیا۔ باغی سیکولر فوجیوں نے استنبول شہر پر قبضہ کی منصوبہ بندی کی۔شہر کے پلوں اور سڑکوں پر ٹینکوں کی کثیر تعداد تعینات کر کے پورے شہر میں فوجی گشت کا آغاز کر دیا۔عوام کو خوفزدہ کرنے کے لیے ہوائی جہازوں کی نیچی پروازیں بھی شروع کر دیں، تاکہ ترکی کے اسلام دوست عوام کو ہراساں وخوف زدہ کر کے گھروں میں دبک رہنے پر مجبور کر دیا جائے۔

اس تمام تر تیاری کے بعد سیکولر فوجی گروہ کی طرف سے ٹیلی ویژن پر جھوٹا اعلان کرا دیا گیا کہ ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔شہروں میں کرفیو لگا دیا گیا ہے،اور ریاست کی باگ دوڑ ایک ''امن کونسل'' نے سنبھال لی ہے۔ ان تمام اقدامات کے بعد انقرہ اور استنبول میں کہیں کہیں دھماکے کیے گئے، تاکہ عوام کو جان کا خوف لاحق ہو اور وہ گھروں سے باہر نکلنے سے احتراز کریں۔

بغاوت کے لیے اس وقت کا انتخاب کیا گیا، جب اعلیٰ قیادت ملک سے باہر تھی۔ رجب طیب اردگان جو ریاست کے براہ راست منتخب صدر ہیں، تعطیلات کے سلسلے میں بیرون ملک تھے۔ بیدار مغز قیادت اور سرفروش عوام کا اتحاد بڑے بڑے طوفانوں کا رخ بدلنے کے لیے کافی ہوتا ہے، سیکولر ازم تو کچی ریت کا ٹیلہ ہے۔ جناب طیب اردگان نے عوامی ذریعہ رسل (سوشل میڈیا) پر اپنی قوم سے باہر نکل آنے کو کہا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ترک عوام قرآن مجید کی اس آیت کی عملی تصویر بن گئے: ﴿اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا﴾ ''نکلو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہلکے ہو یا بوجھل'' ہر گلی اور کوچے، ہر محلے اور سمت سے عوام الناس کا ایک جم غفیر تھا، جو سیکولر باغی فوجیوں سے دو دو ہاتھ کرنے نکل کھڑے ہوئے۔شہر کی سڑکیں اور میدان پر جوش و پر خلوص انسانوں سے بھر گئے۔

سیکولر باغی فوجیوں کے وہم وگمان میں ہی نہ تھا کہ اتنا بڑا ردعمل بھی سامنے آ سکتا ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ عوام فوج سے لڑ سکتے ہیں؛ لیکن کسی فوج کے لیے عوام سے نبرد آزما ہونا ممکن نہیں۔

ترکی کے اسلام دوست عوام نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، ان مٹھی بھر بزدل سیکولر فوجیوں کا گھیراؤ کر لیا اور انہیں اپنے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں سے نکل بھاگنے پر مجبور کر دیا۔عوام الناس کے بپھرے ہوئے گروہوں نے چن چن کر ان سیکولر فوجیوں کو پکڑا اور انہیں باندھ بٹھایا۔ترکی کے صدر رجب طیب اردگان نے بار بار عوام سے یہ اپیل کی کہ ابھی گھر جانے کا وقت نہیں، اور میدان میں جمے رہنا ہے۔

حیرانی کی بات یہ ہے کہ عالمی میڈیا کو گویا اس بغاوت کی پیشگی خبر تھی، چنانچہ شروع شروع میں تو بہت بڑھا چڑھا کر اس خبر کو نشر کیا جاتا رہا۔ اور ساری دنیا کو یہ تأثر دینے کی کوشش کی جاتی رہی کہ ترکی کی اسلامی حکومت ختم ہو چکی ہے، اور وہاں سیکولر فوج نے اقتدار پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور ''امن کونسل'' نے ملک کا انتظام سنبھال لیا ہے۔ سڑکوں اور پلوں پر فوجی گاڑیاں گشت کرتی نظر آرہی ہیں...... وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ صحافت کی دنیا میں ''**خواہش کو خبر بنانا**'' ناقابل معافی گناہِ کبیرہ ہے۔

لیکن جیسے ہی عوام نے اس بغاوت کا سر کچل کر رکھ دیا، تو عالمی میڈیا نے خبروں کے بجائے صرف تصاویر دینا شروع کر دیں، اور کچھ کچھ وقفے کے بعد باغیوں کا موقف ہی پیش کیا جاتا رہا کہ اب انہوں نے فلاں جگہ پر قبضہ کرلیا ہے۔ اب فلاں مقام پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اتنے قتل اور زخمی ہو چکے ہیں۔ فلاں جگہ کے باغی کمانڈر نے یہ اعلان کر دیا ہے، وغیرہ......

گویا بغاوت کی مکمل فروکشی تک عالمی میڈیا کی سرتوڑ کوشش رہی کہ ہر ممکن طریقے پر سیکولر باغیوں کو کامیاب کروائے، یا کامیاب دکھا کر ہی دم لے۔ یا پھر مملکت میں ہر طرف انارکی اور جنگ وجدل کا سماں بندھا ہی دکھاتا رہے۔ چنانچہ بار بار ان الفاظ کی پٹی چلائی گئی: ''ابھی بغاوت کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا جا سکا۔ ابھی فلاں جگہ اتنے یرغمال باغیوں کے قبضے سے چھڑائے نہیں جا سکے۔ اور ابھی باغیوں کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔ ترکی کے عالمی ہوائی اڈے پر بھی سیکولر باغیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اسے آمد و رفت کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرے ملکوں سے آنے والی پروازوں کو واپس بھیجا جا رہا ہے...... وغیرہ

تھوڑی ہی دیر بعد دوسرے ملک سے ترکی کے صدر طیب اردگان ہوائی اڈے پر اترے۔ انہوں نے صحافیوں سے ملاقات میں کہا: ''حالات مکمل طور پر حکومت کی گرفت میں ہیں اور باغیوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔''

ترکی کے وزیر اعظم بن علی یلدرم نے بھی انہی خیالات کا اظہار کیا: ''ملکی نظم و نسق مکمل طور پر منتخب حکومت کی دسترس میں ہے۔ عالمی میڈیا نے بہت سے مقتولوں، زخمیوں اور گرفتاروں کی تعداد بھی پیش کی ہے؛ لیکن اس کی تصدیق اس وقت تک نہیں ہو سکتی، جب تک ترکی حکومت کا مصدقہ موقف سامنے نہیں آتا۔''

عالمی میڈیا کی اس پیشہ ورانہ بد دیانتی سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ میڈیا کو اس بغاوت کے ناکام ہونے کا کس قدر افسوس تھا۔ عالمی میڈیا کا یہ تعصب انگیز رویہ کوئی نئی بات نہیں، کہنے کو یہ لوگ ''سیکولر'' اور ''لبرل'' ہیں؛